اداریہ

تحفظ ناموس رسالت سے متعلق

جید علمائے کرام کی پریس کانفرنس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۵ردسمبر ۲۰۱۰ء بروز اتوار بعد نماز ظہر دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی میں شہر بھر کے جید علمائے کرام اور دینی مدارس کے سربراہان کی ایک پریس کانفرنس منعقد کی گئی، جس میں توہین رسالت ایکٹ اور ملعونہ آسیہ کیس سے متعلق غور وخوض کیا گیا اور ۱۵ردسمبر ۲۰۱۰ء کو اسلام آباد میں تمام دینی و مذہبی جماعتوں کا کنونشن منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا، اس پریس کانفرنس کی مختصر روئیداد پیش خدمت ہے:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے دفتر میں تحفظ ناموس رسالت کے قانون پر غور وخوض کے لئے ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے فرمائی۔ اجلاس میں مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی، مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، سنی وحدت کونسل کے راہنماؤں مولانا محمد اسعد تھانوی، مفتی محمد نعیم، قاری محمد عثمان، مولانا عبدالکریم عابد، مولانا اقبال اللہ، مولانا اورنگزیب فاروقی، مولانا غلام رسول، مفتی محمد عثمان یار خان، مفتی ابوہریرہ محی الدین، مولانا مشتاق احمد عباسی، مفتی خالد محمود، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا محمد طلحہ رحمانی، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، حافظ محمد سعید لدھیانوی، مولانا محمد طیب لدھیانوی، مجلس احرار کے ابوعثمان، دارالعلوم صفہ کے مولانا حق نواز و دیگر نے شرکت فرمائی۔

اجلاس میں اس بات پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلامی قوانین اور دستوری نکات میں تبدیلی کے لئے سیکولر طبقہ غیر ملکی امداد کی بنیاد پر این جی اوز کے ذریعہ ختم کرانے اور تبدیل کرانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں گزشتہ اسمبلی نے قرآن کریم میں بیان کردہ حدود کے قوانین میں تبدیلی کی ہے اور اب توہین رسالت کے قانون کو ختم کرنے یا تبدیل کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔

یہ اجلاس متفقہ طور پر حکومت کو متنبہ کرتا ہے کہ اسلامیانِ پاکستان توہین رسالت کے قانون کو تبدیل کرنے کی کسی بھی کوشش کی شدید مزاحمت کریں گے اور کراچی سے چترال تک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر ناموسِ رسالت میں تبدیلی کی ان کوششوں کو ناکام بنادیں گے۔ اگر حکومت وقت نے اس معاملہ کی نزاکت کا احساس نہ کیا اور ناموس رسالت کے سلسلہ میں مسلمانوں کے جذبات کا صحیح اندازہ نہ لگایا تو مرکز اور صوبوں میں موجودہ حکومت خس وخاشاک کی طرح بہہ جائے گی۔

اجلاس میں شریک علماء کرام نے عوام سے اپیل کی کہ بلالحاظ مسلک اور قومیت توہین رسالت کے قانون کے تحفظ کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں اور ہر سطح پر اس قانون میں تبدیلی کی کوششوں کو ناکام بنانے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لاکر عشق نبویؐ (جو ہر مسلمان کا جزو ایمان ہے) کا ثبوت دیں۔

اجلاس میں کہا گیا کہ توہین رسالت کا قانون اقلیتوں کے خلاف کوئی امتیازی قانون نہیں ہے۔ اگر خدانخواستہ کوئی مسلمان، اس جرم کا ارتکاب کرے تو اس کے لئے بھی یہی قانون ہے اور اس کے لئے بھی یہی سزا ہے، اس لئے یہ تاثر دینا کہ یہ قانون اقلیتوں کے خلاف امتیازی قانون ہے بالکل غلط ہے، بلکہ اس

قانون میں تو اقلیتوں کا تحفظ ہے۔ اگر خدانخواستہ یہ قانون ختم ہو جاتا ہے تو یہ بات بالکل واضح ہے کہ کوئی مسلمان آقائے نامدارؐ کی توہین برداشت نہیں کر سکتا، اگر یہ قانون نہ ہو تو پھر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لیں گے اور ہر ایسے ملعون کو کیفر کردار تک پہنچا کر دم لیں گے، جس کی وجہ سے کسی کو اپنی صفائی کا موقع نہیں ملے گا اور اس سے ملک میں انارکی اور انتشار پھیلے گا۔ اس لئے حکومت کے ذمہ داروں کو ہم متنبہ کرتے ہیں کہ وہ اس قانون کو ختم یا غیر موثر بنا کر ملک کے لئے مسائل پیدا نہ کریں، پہلے ہی یہ ملک انتشار کا شکار ہے۔

اجلاس میں کہا گیا کہ جب بھی توہین رسالت کا کوئی کیس سامنے آتا ہے تو پورے ملک میں اس کو بہانہ بنا کر ایک طوفان کھڑا کر دیا جاتا ہے اور پورے زور و شور سے کہا جاتا ہے کہ یہ قانون ختم کیا جائے اور دلیل دی جاتی ہے کہ اس قانون کا غلط استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر قانون ختم کرنے کے لئے یہ دلیل مان لی جائے تو پھر ہر قانون کو ختم کر دیا جائے، کیونکہ کون سا ایسا قانون ہے جسے غلط استعمال نہ کیا جاتا ہو؟

اس موقع پر اکابر علمائے کرام نے جو کچھ فرمایا اس کی روشنی میں اخبارات کو مندرجہ ذیل خبر ریلیز کی گئی:

کراچی (پ ر) اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو اقلیتوں کو تحفظ اور امن کا پیغام دیتا ہے۔ قانون تحفظ ناموس رسالت کی بقا مسلمانوں اور اقلیتوں کے لئے خیر کی چیز ہے۔ قانون ناموس رسالت میں تبدیلی کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے اور تحفظ ناموس رسالت کی حمایت میں ۱۵ ردسمبر ۲۰۱۰ء کو اسلام آباد میں کنونشن ہوگا، جس مین دینی و مذہبی جماعتوں کو مدعو کیا جائے گا اور اس کنونشن میں آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار جید علما کرام اور دینی مدارس کے سربراہان اور نمائندگان نے ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں کیا۔ دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ میں پُرہجوم کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مفتی اعظم پاکستان وصدر جامعہ دارالعلوم مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی نے کہا کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، اس کی بنیاد لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر استوار ہے۔ اسلام جہاں اقلیتوں کو جان و مال کے تحفظ اور امن کا پیغام دیتا ہے، وہاں وہ اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ اقلیتیں یا کوئی بھی قرآن کریم یا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف دریدہ ذہنی کرے یا اسلامی شعائر کے بارے میں معاندانہ رویہ اختیار کر کے اربوں مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ ورئیس جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے کہا کہ قانون تحفظ ناموس رسالت کی بقا مسلمانوں اور اقلیتوں کے لئے خیر کی چیز ہے۔ اس سے معاشرے میں امن وسکون، چین اور عزت و آبرو کی فضا برقرار رہے گی۔ اس کو ختم کرنا، کروڑوں مسلمانوں کے جذبات کا خون اور گستاخانِ رسول کو کھلی چھوٹ دینے کے مترادف ہوگا جس سے معاشرہ میں بدامنی اور لاقانونیت پھیلے گی اور کسی گستاخ رسول کی جان و مال محفوظ نہیں رہے گی، اس لئے کہ ہر غیرت مند مسلمان پیغمبر رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا دفاع خود کرے گا۔ اس لئے دانشمندی اور دوراندیشی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس قانون کو نہ چھیڑا جائے۔ مولانا اسعد تھانوی نے کہا کہ قانون تحفظ ناموس رسالت درحقیقت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی عزت و عظمت کا مکمل دفاع کرتا ہے۔ انگریزی استعمار کے عہد میں گستاخ رسول کی سزا کا قانون نہیں تھا، قیامِ پاکستان کے بعد و ہی تعزیرات پاکستان میں جاری کی گئیں۔ وفاقی شرعی عدالت نے گستاخ رسول کے لئے سزائے موت مقرر کی۔ قرآن وسنت پر مبنی توہین رسالت ایکٹ اسلام کے بدترین دشمنوں کے دلوں میں کانٹے کی طرح چبھتا ہے۔ مجلس کے ڈپٹی سیکریٹری مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے قانون کو ''کالا قانون'' کہنے والے گورنر پنجاب کا محاسبہ کیا جائے اور اسے عہدے سے برطرف کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ علماء کرام کو جاہل کہنے والا خود اپنی جہالت کا اقرار کر رہا ہے۔ جمعیت علمائے اسلام کے راہنما مولانا عبدالکریم عابد نے کہا کہ جمعیت علمائے اسلام تمام دینی جماعتوں کے شانہ بشانہ توہین رسالت قانون کے لئے جدوجہد کرے گی۔ قاری شیر افضل نے کہا کہ جب قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر ۲۹۵-سی کو آئین کا حصہ بنایا تو اس وقت اقلیتوں کے پارلیمانی لیڈر کرنل ہربرٹ نے اپنی جماعت کے ساتھ اس قانون کی بھرپور تائید کی تھی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین